سوال

میں نے ایک رشتہ دارلڑکی سے شادی کی اورکچھ ہی عرصہ اس کے ساتھ رہا، وہ میرا احترام نہیں کرتی تھی، اور میں جو اسے دینی اور معاشرتی نصیحت کرتا اسے وہ قبول نہیں کرتی تھی اس لیے ہمارے درمیان مشکلات کھڑی ہوگئیں، پھر میں ملازمت کے سلسلہ میں باہر چلا گیا اور اس کے ویزہ کا سارا انتظار کردیا تاکہ وہ بھی میرے بعد میرے پاس آجائے لیکن اس نے میرے پاس آنے سے انکار کردیا، اور اب طلاق لینے پر مصر ہے، میں نے کئی بار اصلاح کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکا، اور اسی طرح کچھ رشتہ داروں نے بھی صلح کرانے کی کوشش کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، میرا سوال یہ ہے کہ : کیا باقی مانندہ مہرلینے کا حق رکھتی ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ علیحدگی کرنا چاہتی ہے، پہلے اور علیحدگی کے وقت اس پر میرے کیا حقوق ہیں ؟ کیا مجھے حق ہے کہ منگنی اور شادی کے موقع پر جو سونا دیا تھا وہ واپس کرنے کا مطالبہ کروں ؟ اور اس کا ویزہ نکلوانے کے لیے میں نے جو تین ہزار ڈالر سفارت خانہ کو دیے کیا میں اس کا مطالبہ کرسکتا ہوں ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

جب نکاح ہوجائے تو خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق مقرر ہوجاتے ہیں اور ان حقوق میں درج ذیل حقوق شامل ہیں :

بیوی کا اپنے خاوند کی اطاعت کرنا، اور اس کے پاس جانا اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنا تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کرے، اور اسی طرح خاوند کے ذمہ بیوی کی رہائش اور اس کا نان ونفقہ واجب ہوجاتے ہیں، اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک حقوق ہیں جو سوال نمبر (10680) کے جواب میں بیان ہوچکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں

دوم :

عورت کے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، صرف اسی صورت میں طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے جس طلاق مباح کرنے کا کوئی سبب پایا جائے

کیونکہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

یہاں الباس سے مراد تنگی اور ایسا سبب مراد ہے جس کی بنا پر طلاق کی طرف رجوع کیا جائے

سوم :

جب آپ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی رغبت نہ رکھتے ہوں اور نہ آپ کی جانب سے کوئی ایسی کوتاہی ہوئی ہو جو بیوی کو طلاق کا مطالبہ کرنے پر ابھارے، تو پھر آپ کو حق حاصل ہے کہ طلاق دینے سے انکار کردیں اور اپنی بیوی کو خلع لینے کا کہیں کہ وہ باقی مانندہ مہر یا سونے سے دستبردار ہوجائے، یا پھر آپ نے جو سونا وغیرہ اسے دیا تھا اس سب سے دستبردار ہو

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے درمیان رشتہ داری کا خیال کریں، اور بیوی کے گھر والوں پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں جس کی وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں، اگر آپ صرف سونا واپس لینے اور باقی ماندہ مہر سے دستبردار ہونے پر ہی اکتفا کریں تو یہ بہتر ہوگا

مزید آپ سوال نمبر (26247) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ کو نیک و صالح بیوی عطا فرمائے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

117780